سوال

(19) لاوارث نومولود بچے کے سرپرست کا بچے کو اپنے نسب کی طرف منسوب کرنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ایک رشتے دار نے ایک نومولود لاوارث لڑکا گود لیا اس کی تربیت کی، اسے تعلیم دلوائی اور اس کے ساتھ بہت حسن سلوک سے پیش آیا، بڑی محبت اور خاص مناسبت سے اس کا نام ''یوسف'' رکھا۔ پھر یہ متبنیٰ بنانے والے شخص زبیر مقام پر فوت ہوگیا۔ اس کی اپنی صلبی کوئی اولاد نہیں جو اس کی وارث بنے وہ بچہ سن رشد کو پہنچ گیا اور اس نے ظہران کے ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ میں داخلہ بھی لے لیا ہے۔ رشتے داروں نے مشورہ کیا کہ اس لڑکے کا نام بدل دیا جائے۔ بعض نے اس کے حق میں اور بعض نے اس کی مخالفت میں رائے دی کیونکہ اس سے نسب میں گڑبڑ اور وراثت میں غلطی کا خطرہ ہے، امید ہے کہ آپ اس مسئلے میں فتویٰ عطاء فرمائیں گے تاکہ ہم آپ کے فتویٰ کی روشنی میں لائحہ عمل اختیار کریں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شرعاً یہ جائز ہی نہیں ہے کہ لاوارث بچے کو متبنیٰ بنانے والا اس کی نسبت اپنی طرف سے اس طرح منسوب کرے جس طرح بیٹا اپنے حقیقی باپ اور اس کے قبیلے کی طرف منسوب ہوتا ہے جیسا کہ استفتاء میں پوچھا گیا ہے کیونکہ اس سے جھوٹ، باطل، انساب میں گڑبڑ، عزتوں کی پامالی اور وراثت میں تبدیلی اس طور پر ہوتی ہے کہ مستحق محروم ہوجاتا ہے اور غیر مستحق مال و دولت کا وارث قرار پا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں خلوت و نکاح کے سلسلے میں حرام امور کی حلت اور حلال امور کی حرمت اور اسی طرح کئی دیگر امور کی بے حرمتی اور حدود شریعت سے تجاوز لازم آتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس بات کو حرام قرار دیا ہے کہ کسی بچے کی نسبت باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف کی جائے۔

جو شخص اپنے باپ یا موالی کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرے تو نبی ﷺ نے اس پر لعنت فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے بھی فرمایا ہے:

مَا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مِّن قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ ۚ وَمَا جَعَلَ أَزْوَاجَكُمُ اللَّائِي تُظَاهِرُونَ مِنْهُنَّ أُمَّهَاتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ أَدْعِيَاءَكُمْ أَبْنَاءَكُمْ ۚ ذَٰلِكُمْ قَوْلُكُم بِأَفْوَاهِكُمْ ۖ وَاللَّهُ يَقُولُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيلَ ﴿٤﴾ ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِندَ اللَّهِ ۚ فَإِن لَّمْ تَعْلَمُوا آبَاءَهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ ۚ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَا أَخْطَأْتُم بِهِ وَلَٰكِن مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوبُكُمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿٥﴾ ... سورة الاحزاب

''اور تمہارے منہ بولے بیٹے تمہارے حقیقی بیٹے قرار نہیں دیئے ہیں یہ تو تمہارے اپنے منہ کی باتیں ہیں۔ اللہ حق بات فرماتا ہے اور سیدھی راہ دکھاتا ہے، (مسلمانو!)

لے پالکوں کو ان کے حقیقی باپوں کی طرف نسبت کر کے بلاؤ، اللہ کے نزدیک یہی انصاف کی بات ہے۔ پس اگر تمہیں ان کے حقیقی باپوں کا علم ہی نہ ہو تو وہ تمہارے دینی بھائی اور دوست ہیں۔ تم سے غلطی میں جو کچھ ہو جائے تو اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں ہے، لیکن جو کچھ تم قصداً دل کے ارادے سے کرو گے (اس کا گناہ ہوگا) اللہ بڑا ہی بخشنے والا نہایت ہی مہربان ہے۔''

اور نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

''من ادعی إلی غیر أبیه وهو یعلم فالجنة علیه حرام'' (صحیح البخاری)

''جو شخص جان بوجھ کر اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کرے تو اس پر جنت حرام ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے:

''من ادعی إلی أبیه أو انتمی إلی غیر موالیه لعنة الله المتتابعة إلی یوم القیامة'' (سنن أبی داود)

لہذا سائل نے مذکورہ نام رکھنے میں جو اجتہاد کیا غلط ہے۔ اسے باقی نہیں رکھنا چاہیے بلکہ بدل دینا چاہیے کیونکہ کسی بچے کو اس کے باپ کی بجائے کسی اور کی طرف منسوب کرنے کی حرمت کے بارے میں وارد نصوص اور ان حکمتوں کا یہی تقاضا ہے جنہیں قبل ازیں بیان کیا جا چکا ہے۔ باقی رہا مسئلہ نو مولود لاوارث کو گود لینے کا، اس پر شفقت کرنے، اس کی تربیت کرنے اور اس سے اچھا سلوک کرنے کا تو یہ ایک نیک کام ہے، اسلامی شریعت نے اس کی ترغیب دی ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج3ص33